

ماہ رمضان اور روزہ کے متعلق فتاویٰ اور مسائل

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات وارشادات کی روشنی میں)

(تقریر نمبر 1)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ - أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ
وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهَا فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ - (البقرہ: 184-185)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔
گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفل نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو ایک جگہ پر کچھ لوگوں کی بھیڑ اور ایک شخص پر سایہ کیا ہوا دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا روزہ دار ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا:
سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر 1946)

وہی اُس کے مُقَرَّب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

سامعین کرام! اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں رمضان و روزہ کے مسائل کو سنتے ہیں۔
کیا چاند کی رویت ضروری ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ان ملکوں میں جو مغربی ممالک ہیں، یورپین ممالک ہیں نہ ہی حکومت کی طرف سے کسی رویت ہلال کا انتظام ہے اور نہ ہی اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاند نظر آنے کے واضح امکان کو سامنے رکھتے ہوئے روزے شروع کرتے ہیں اور عید کرتے ہیں۔ ہاں اگر ہمارا اندازہ غلط ہو اور چاند پہلے نظر آجائے تو پھر عاقل بالغ گواہوں کی گواہی کے ساتھ، مومنوں کی گواہی کے ساتھ کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے پہلے بھی رمضان شروع کیا جاسکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو ایک چارٹ بن گیا ہے اس کے مطابق ہی رمضان شروع ہو۔ لیکن واضح طور پر چاند نظر آنا چاہئے۔ اس کی رویت ضروری ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم ضرور غیر احمدی مسلمانوں کے اعلان پر بغیر چاند دیکھے

روزے شروع کر دیں اور عید کر لیں یہ چیز غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو اپنی ایک کتاب سرمہ چشم آریہ میں بھی بیان فرمایا۔ حساب کتاب کو یا اندازے کو رد نہیں فرمایا۔ یہ بھی ایک سائنسی علم ہے لیکن روایت کی فوقیت بیان فرمائی ہے۔“

(خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء)

مسافر اور مریض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو تو پھر ان دنوں میں روزے نہ رکھو اور یہ روزے دوسرے دنوں میں جب سہولت ہو پورے کر لو۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ خیال نہیں ہونا چاہیے کہ اس وقت چونکہ تمام گھر والے روزے رکھ رہے ہیں جیسے کہ میں نے پہلے بھی کہا، اٹھنے میں آسانی ہے، زیادہ تر ڈنڈ نہیں کرنا پڑتا، جیسے تیسے روزے رکھ لیں، بعد میں کون رکھے گا۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے۔ بات وہی ہے کہ اصل بنیاد تقویٰ پر ہے، حکم بجالانا ہے، حکم یہ ہے کہ تم مریض ہو یا سفر میں ہو، قطع نظر اس کے کہ سفر کتنا ہے، جو سفر تم سفر کی نیت سے کر رہے ہو وہ سفر ہے اور اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو تین کوس کا سفر بھی سفر ہے اگر سفر کی نیت سے ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم میں برداشت ہے، ہم برداشت کر سکتے ہیں تو ایسے لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت میں رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہیے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اُس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے۔ (مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا۔“ (الحکم جلد 11 نمبر 4 بتاریخ 31 جنوری 1907ء) پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ”جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام کے روزے رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی شخص نجات حاصل کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا“ (الہدایت بتاریخ 17 اکتوبر 1907ء)

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایسے لوگ جو اس لئے کہ گھر میں آج کل روزہ رکھنے کی سہولت میسر ہے روزہ رکھ لیتے ہیں ان کو اس ارشاد کے مطابق یاد رکھنا چاہیے کہ نیکی یہی ہے کہ روزے بعد میں پورے کئے جائیں اور وہ روزے نہیں ہیں جو اس طرح زبردستی رکھے جاتے ہیں۔“

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 424)

روزے میں سفر نہ کرنے کی کیا حد ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”بات وہی ہے کہ اصل بنیاد تقویٰ پر ہے، حکم بجالانا ہے، حکم یہ ہے کہ تم مریض ہو یا سفر میں ہو، قطع نظر اس کے کہ سفر کتنا ہے، جو سفر تم سفر کی نیت سے کر رہے ہو وہ سفر ہے اور اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو تین کوس کا سفر بھی سفر ہے اگر سفر کی نیت سے ہے۔“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 742)

نیکی زبردستی اپنے آپ کو تکلیف دینے کا نام نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ضرورت سے زیادہ سختی اپنے اوپر وارد کرتے ہیں یا وارد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج کل کا سفر کوئی سفر نہیں ہے اس لئے روزہ رکھنا جائز ہے۔ آپ نے یہی وضاحت فرمائی ہے کہ نیکی یہ نہیں ہے کہ زبردستی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا جائے بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی

کی جائے اور اپنی طرف سے تاویلیں اور تشریحیں نہ بنائی جائیں۔ جو واضح حکم ہیں ان پر عمل کرنا چاہیے اور یہ بڑا واضح حکم ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ تو برکت اسی میں ہے کہ تعمیل کی جائے نہ کہ زبردستی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایک روایت میں آتا ہے: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں سفر کی حالت میں روزہ اور نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھو۔ اس پر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا اَنْتَ اَقْوَى اِمْرًا لِّلّٰہِ؟ یعنی تو زیادہ طاقتور ہے یا اللہ؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کے لئے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کو بطور صدقہ ایک رعایت قرار دیا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تم میں سے کسی کو کوئی چیز صدقہ دے پھر وہ اس چیز کو صدقہ دینے والے کو واپس لوٹا دے۔“ تو یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ مل رہا ہے۔“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 745-746)

فرمایا:

”ایسے لوگ جو اس لئے کہ گھر میں آج کل روزہ رکھنے کی سہولت میسر ہے روزہ رکھ لیتے ہیں ان کو اس ارشاد کے مطابق یاد رکھنا چاہیے کہ نیکی یہی ہے کہ روزے بعد میں پورے کئے جائیں اور وہ روزے نہیں ہیں جو اس طرح زبردستی رکھے جاتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ایک سفر پر تھے۔ آپ نے لوگوں کا ہجوم دیکھا اور ایک آدمی پر دیکھا کہ سایہ کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا ہے؟“ انہوں نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“ (بخاری کتاب الصوم باب قول النبی لمن ظلل علیہ واشتد...)

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 425-426)

معمول کے مسافر کے لئے روزہ کا حکم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”جن کا روزانہ کا معمول سفر ہے وہ مسافر شمار نہیں ہوتے لیکن جو طاقت رکھتے ہیں ان کے لیے اور اگر عارضی طور پر بعض مجبوریوں کی وجہ سے تم روزہ نہیں رکھ سکتے مثلاً کوئی ہنگامی سفر آگیا ہے، کوئی ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے روزے رکھنا مشکل ہے تو فرمایا فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اٰخَرَ۔ پھر دوسرے دنوں میں یہ تعداد پوری کرو۔ پس کسی کو یہ خیال نہیں ہونا چاہیے کہ میں بیمار ہو گیا ہوں یا سفر آگیا ہے تو اس رعایت کی وجہ سے کہ ان دنوں میں روزے نہ رکھو ایسی حالت میں روزے معاف ہو گئے ہیں۔ نہیں، اگر ایمان میں ترقی چاہتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو تو جب صحت ہو جائے یا جو روزے ہنگامی سفر کی وجہ سے ضائع ہوئے ہیں، چھوڑے گئے ہیں، انہیں رمضان کے بعد پورا کرنا ضروری ہے اور یہی ایک متقی کی نشانی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو سہولت دی ہے اس سہولت سے فائدہ کا جو اس وقت تک ہے جب تک وہ حالت قائم ہے جس کی وجہ سے سہولت ملی ہے۔ لیکن یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ بیماری بھی ایسی ہو، حقیقی تکلیف دہ بیماری ہو جس کی وجہ سے روزہ رکھنا مشکل ہو، بہانے نہ ہوں۔ جس طرح جن لوگوں کا کام ہی سفر ہے مثلاً ڈرائیور ہے یا کاروبار کے لیے یا ملازمت کی وجہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے لمبا سفر کرنا پڑتا ہے، تو ان کے لیے سفر نہیں ہے۔ یہ میں اس لیے کھول کر بتا رہا ہوں کہ ایک طبقے میں خاص طور پر جن ملکوں میں موسم کی شدت ہوتی ہے بلا وجہ روزے نہ رکھنے کا جو از تلاش کیا جاتا ہے۔“

(خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 382)

سفر میں روزے

سامعین! حضور انور سے ایک دوست نے مسافر کے لئے رمضان کے روزوں کی رخصت کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کر کے ان کی باہم تطبیق کی بابت راہنمائی چاہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 11/ جون 2019ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: ”آپ کے خط میں بیان دونوں قسم کے ارشادات میں کوئی تضاد نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ دونوں ہی کا قرآن کریم کے واضح حکم کی روشنی میں یہی ارشاد ہے کہ مسافر اور مریض کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص بیماری میں یا سفر کی حالت میں روزہ رکھتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے واضح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔“

جہاں تک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد ”روزہ میں سفر ہے۔ سفر میں روزہ نہیں“ کا تعلق ہے تو اگر اس سارے خطبہ کو غور سے پڑھا جائے تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضور دراصل اس میں مختلف مثالیں بیان فرما کر سمجھا رہے ہیں کہ ایسا سفر جو باقاعدہ تیاری کے ساتھ، سامان سفر باندھ کر سفر کی نیت سے کیا جائے وہ سفر خواہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اس میں شریعت روزہ رکھنے سے منع کرتی ہے۔ لیکن ایسا سفر جو سیر کی غرض سے یا کسی Trip اور Enjoyment کیلئے کیا جائے، وہ روزہ کے لحاظ سے سفر شمار نہیں ہو گا اور اس میں روزہ رکھا جائے گا۔ چنانچہ سفر میں روزہ رکھنے کے بارہ میں آپ کے دیگر ارشادات بھی آپ کے اسی نظریہ کی تائید کرتے ہیں۔“
(الفضل آن لائن۔ لندن 13 اپریل 2021ء)

سحری کھانے میں برکت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ
”اسی طرح سحری کھانے کا معاملہ ہے۔ سحری کھا کر روزہ رکھنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور... الخ حدیث 1923)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ خود بھی اور جو اپنے جماعت کے احباب افراد تھے ان کو بھی کہا کرتے تھے کہ سحری ضروری ہے۔ اسی طرح جو مہمان قادیان میں آیا کرتے تھے ان کے لئے بھی سحری کا باقاعدہ انتظام ہو کر تا تھا بلکہ بڑا اہتمام ہو کر تا تھا۔“
(خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء)

سحری کے آداب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ
”بعض لوگ سحری نہیں کھاتے، عادتاً نہیں کھاتے یا اپنی بڑائی جتانے کے لیے نہیں کھاتے اور آٹھ پہرے روزے رکھ رہے ہوتے ہیں ان کے لیے بھی حکم ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ”سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت ہے۔“
”پھر یہ کہ سحری کا وقت کب تک ہے؟ ایک تو یہ کہ جب سحری کھا رہے ہوں تو جو بھی لقمہ یا چائے جو آپ اس وقت پی رہے ہیں، آپ کے ہاتھ میں ہے اس کو مکمل کرنے کا ہی حکم ہے۔ روایت آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم میں سے کوئی اذان سن لے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے یعنی وہ جو کھا رہا ہے وہ مکمل کر لے۔
پھر بعض دفعہ غلطی لگ جاتی ہے اور پتہ نہیں لگتا کہ روزے کا وقت ختم ہو گیا ہے اور بعض دفعہ چند منٹ اوپر چلے جاتے ہیں تو اس صورت میں کیا یہ روزہ جائز ہے یا نہیں۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ابھی روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کے روزہ رکھنے کی نیت کی لیکن بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی اب میں کیا کروں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔“

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 429)

فرمایا:

”اسی طرح سحری کھانے کا معاملہ ہے۔ سحری کھا کر روزہ رکھنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور... الخ حدیث 1923)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ خود بھی اور جو اپنے جماعت کے احباب افراد تھے ان کو بھی کہا کرتے تھے کہ سحری ضروری ہے۔ اسی طرح جو مہمان قادیان میں آیا کرتے تھے ان کے لیے بھی سحری کا باقاعدہ انتظام ہوا کرتا تھا بلکہ بڑا اہتمام ہو کر تا تھا۔“

اس بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر کرتے ہیں کہ منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں قادیان میں مسجد مبارک سے ملحق کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا۔ میں ایک دفعہ سحری کھا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے آئے۔ آپ نے سحری کھاتے دیکھ کر فرمایا کہ آپ دال سے روٹی کھاتے ہیں؟ (سحری کے وقت دال روٹی کھا رہے تھے) اور اسی وقت منتظم کو بلوایا اور فرمانے لگے کہ سحری کے وقت دوستوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہاں ہمارے جس قدر احباب ہیں وہ سفر میں نہیں (ہیں۔ یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ روزے رکھ رہے ہیں۔) ہر ایک سے معلوم کرو کہ ان کو کیا کھانے کی عادت ہے اور وہ سحری کو کیا چیز پسند کرتے ہیں۔ ویسا ہی کھانا ان کے لیے تیار کیا جائے۔ پھر منتظم میرے لیے اور کھانا لایا مگر میں کھا چکا تھا اور اذان بھی ہو گئی تھی۔ حضور نے فرمایا کھالو۔ اذان جلدی دی گئی ہے۔ اس کا خیال نہ کرو۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 3 جون 2016ء)

گزشتہ سال ایک دوست کو میں نے کہا تھا کہ آپ زیادہ دیر تک سحری کھاتے رہتے ہیں۔ اس بات پر انہوں نے شاید میری بات سن کے دوبارہ روزے رکھ لیے۔ لیکن اگر یہ وقت جو تھا اس وقت سے آگے نہیں لے کر گئے تھے پھر تو ٹھیک ہے۔ روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں تھا اور اب بھی ہر ایک جائزہ لے سکتا ہے۔ یہاں تو اذانیں نہیں ہوتیں۔ صبح صادق کو دیکھنا ضروری ہے۔ جب پوچھتی ہے یعنی جب دھاری نمودار ہوتی ہے تو اس وقت تک سحری کھائی جاسکتی ہے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 3 جون 2016ء)

افطاری کے آداب

”افطاری میں جلدی کرنے کے بارہ میں حکم آتا ہے۔ ابی عطیہ نے بیان کیا کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور پوچھا اے ام المومنین! حضورؐ کے صحابہ میں سے دو صحابی ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی نیکی اور خیر کے حصول میں کوتاہی کرنے والا نہیں لیکن ان میں سے ایک تو افطاری میں جلدی کرتے ہیں اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں۔ یعنی نماز کے پہلے وقت میں پڑھ لیتے ہیں اور دوسرے افطاری اور نمازوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ ان میں سے کون جلدی کرتا ہے تو بتایا گیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ لیکن افطاری میں جلدی کرنے سے کیا مراد ہے؟ اس کا تعین کس طرح ہو گا اس بارہ میں یہ حدیث وضاحت کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ غروب آفتاب کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو افطاری لانے کو کہا۔ اس شخص نے عرض کی کہ حضور! ذرا تارکی ہو لینے دیں۔ آپ نے فرمایا: افطاری لاؤ۔ اس نے پھر عرض کی کہ حضور! بھی تو روشنی ہے۔ حضور نے فرمایا افطاری لاؤ۔ وہ شخص افطاری لایا تو آپ نے روزہ افطار کرنے کے بعد اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف سے اندھیرا اٹھتا دیکھو تو افطار کر لیا کرو۔“

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 429-430)

سحری اور افطاری کے متعلق ہدایت

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”اصل مقصد تو تقویٰ پیدا کرنا ہے اگر یہ نہیں تو روزے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ آج کل تو مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد میں بھوکا رہنے والی بات بھی نہیں رہی۔ اکثر خاص طور پر جو امیر لوگ ہیں سحری بھی بڑے اہتمام سے کھاتے ہیں اور افطاری بھی بڑے اہتمام سے کرتے ہیں۔ ہاں بیچارہ غریب ہے جسے سحری اور افطاری بھی بڑی مشکل سے میسر آتی ہے لیکن ان کا بھی روزے میں بھوک کے ساتھ پانی پینے سے رکنا اللہ تعالیٰ کی نظر میں تب مقبول ہو گا جب تقویٰ کے راستوں کی بھی تلاش کریں گے۔ اپنی عبادتوں کو سنوارنے کی کوشش کریں گے۔ یہاں یہ بھی بیان کر دوں کہ امیروں کو چاہیے کہ اپنے علاقے کے غریبوں کی رمضان میں خاص طور پر خبر گیری کریں۔ افطاریوں میں صرف امراء کو ہی جمع کر کے افطاریوں سے لطف اندوز نہ ہوں بلکہ غریبوں کی افطاریوں کا بھی انتظام کریں اور یہ جو دعوتوں کے رنگ میں بڑی بڑی افطاریاں ہوتی ہیں، ان کے حق میں تو ویسے بھی میں نہیں۔ یہ اب دکھاوے اور بدعت کا رنگ اختیار کر گئی ہیں۔

رمضان میں تو قرآن کریم کے پڑھنے، پڑھانے، سننے، سنانے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے۔ ذکر الہی کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے۔ عبادت کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے لیکن بجائے اس کے ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ مختلف قسم کے کام کر رہے ہیں وہ اپنے کاموں سے آکر افطاریوں کی دعوتیں کھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جنہوں نے افطاریوں کی دعوت کی ہوتی ہے وہ بھی اس طرف توجہ دینے کی بجائے کہ قرآن وحدیث پڑھیں، ذکر الہی کریں، عبادت کی طرف توجہ دیں اس کوشش میں

ہوتے ہیں کہ کس طرح اچھے سے اچھا انتظام ہو، افطاری کا سامان ہو، کیسی اچھے سے اچھی افطاری تیار ہو تاکہ ان کی واہ واہ ہو کہ افطاری میں بہت کمال کر دیا۔ تو یہ چیزیں رمضان کا مقصد نہیں ہیں۔ یہ تو تقویٰ سے دُور لے جانے والی باتیں ہیں۔

پس ڈھال سے فائدہ اٹھانے کے لیے ڈھال کا صحیح استعمال کرنا بھی ضروری ہے ورنہ شیطان تو دائیں بائیں، آگے پیچھے سے حملہ کرے گا، کس طرح بچائیں گے؟ اور پھر یہ شیطان انسان کو کاری زخم لگا کر زخمی بھی کر سکتا ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ رمضان میں روزے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تقویٰ جو اصل مقصود ہے اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔“

(خطبہ جمعہ 15 مارچ 2024ء)

روزے کے دوران بھول کر کھانی لیا جائے؟

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”بعض دفعہ روزے کے دوران انسان بھول جاتا ہے کہ روزہ ہے اور کچھ کھا لیتا ہے۔ اس بارہ میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھانی لے، وہ اپنے روزہ کو پورا کرے، اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے، یہ روزہ ٹوٹا نہیں ہے اس کو پورا کرے۔“

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 430)

ایسے علاقوں میں سحری اور افطاری کے اوقات کی بابت ہدایت جن میں دن بائیں یا تئیں گھٹنے کے ہوتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”بعض ممالک جہاں آجکل بائیں تئیں گھٹنے کا دن ہے اور صرف ڈیڑھ دو گھنٹے کی رات ہے وہ بھی رات نہیں بلکہ روشنی ہی رہتی ہے یا جھٹ پٹے کا وقت رہتا ہے اس لیے وہاں کی جماعتوں کو بتا دیا گیا ہے کہ وقت کے اندازے کے مطابق اپنی سحری اور افطاری کے وقت مقرر کر لیں جو آج کل اکثر جگہ قریبی ملکوں کے اوقات پر محمول کر کے یا ان کے اوقات کا اندازہ رکھتے ہوئے تقریباً اٹھارہ انیس گھنٹے کا روزہ ہو گا۔ ان ملکوں میں اگر اس طرح نہ کیا جائے تو سحری اور افطاری کا کوئی وقت ہی نہیں ہو گا۔ نہ تہجد پڑھی جاسکے گی نہ ہی عشاء اور فجر کی نمازوں کے اوقات معین ہو سکیں گے۔ بہر حال ان علاقوں میں جو جماعتیں ہیں وہ اس کے مطابق عمل کرتی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 3 جون 2016ء)

روزہ کے دوران منہ میں الاچی رکھنا، دانتوں کو برش کرنا اور عورت کا ہنڈیا کا نمک چیک کرنے کی بابت ہدایت

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”روزہ کی حالت میں الاچی چبانا اگرچہ اسے اندر نگلنے کی بجائے تھوک ہی دیا جائے پھر بھی روزہ کے منافی ہے۔ اس لیے اس کی بالکل اجازت نہیں۔ حکماء کہتے ہیں کہ الاچی کا دانہ منہ میں رکھنے سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ اس سوال کی جو یہ وجہ بتائی گئی کہ منہ سے بو آتی ہے تو حدیث میں آتا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ ہاں ایک حد تک مسواک یا آجکل برش وغیرہ سے دانتوں کی صفائی ہو سکتی ہے اور کرنی بھی چاہیے۔ اور احتیاط کے ساتھ ٹوتھ پیسٹ بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو یہ اندیشہ ہو کہ ٹوتھ پیسٹ حلق کے اندر چلی جائے گی تو انہیں اس سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔ بلکہ زیادہ بہتر ہے کہ صبح سحری کے وقت پیسٹ کر لی جائے اور باقی دن خالی برش سے دانت صاف کیے جائیں۔ خاتون کے ہنڈیا کا نمک چیک کرنے کے لیے زبان پر تھوڑا سا سالن رکھ کر تھوکنے کی بات بھی درست نہیں۔ قرآن کریم اور مستند حدیث میں اس کی کوئی سند نہیں ملتی۔ فقہاء میں سے اکثر نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں جو کہا جاتا ہے کہ خاوند کی ناراضگی سے بچنے کے لیے ایسا کرنا پڑتا ہے۔ تو یاد رکھنا چاہیے کہ روزہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔ خاوند جیسا بھی ہو اس کی سخت یا نرم طبیعت سے شریعت نہیں بدل سکتی۔“

(اخبار احمدیہ ماہ اپریل 2020ء صفحہ 11-12)

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام ہدایات پر عمل کرتے ہوئے روزے رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

(کمپوزڈ: سلیم اکبر)

